

## 300832- زانی، چور اور شراب نوش کی توبہ اور نیکیاں حد لگے بغیر قبول ہو سکتی ہیں؟

سوال

ایک شخص اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے زنا کر گزرتا ہے، دین کو برا جلا کرتا ہے، اسی طرح کے دیگر گناہ کرتا ہے، لیکن اس پر کوئی حد لا گو نہیں کی جاتی تو کیا اس کی نیکیاں قبول ہو جائیں گی؟ کیا عبادات، نیک کاموں کی قبولیت، دعائیں اور نمازوں غیرہ کی قبولیت حد نافذ کرنے سے تعلق رکھتی ہیں یا حد نافذ ہوئے بغیر بھی اس کی عبادت مطہیک ہو گی؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر کوئی شخص ملک گناہوں جیسے کہ زنا، چوری، شراب نوشی، یا کوئی شخص نہود بالله مرتد ہی ہو جاتا ہے تو اس پر سب سے پہلے یہ واجب ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، ان گناہوں کو ترک کر دے، اپنے کی پر نمائت کا اغفار کرے اور آئندہ ایسے گناہ مت کرے، نیز اگر لوگوں کے حقوق بھی غصب کیے ہیں تو انہیں ان کا حق واپس کرے۔

یہ مسلمہ بات ہے کہ جو شخص توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، چاہے اس کا گناہ لکھا ہی گھناؤنا ہو؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے سب گناہ یقین ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

**[وَالَّذِينَ لَا يَنْهَا حُنُونَ مَعَ اللَّهِ إِنَّا آخِرُهُ لَا يَنْتَهُونَ الْفَشَّأْتُ أَنْجَى حَرَمَ اللَّهِ إِلَيْهِ الْجُنُحُ وَلَا يَرْجِعُونَ وَمَنْ يَغْفِلْ ذَلِكَ يُنْكِحُ لَيْلَقَ آنَهَا] (68) [يُضَاقُ عَذَابُهُ لِمَنْ يَغْنِمُ فِيهِ مِنَ النَّعَمَةِ وَسَخَنَ فِيهِ مِنَ النَّعَمَةِ] (69) [إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ حَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَنْهَا حُنُونَ حَنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا]**

ترجمہ : اور اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا ان کی سزا پا کے رہے گا۔ (68) قیامت کے دن اس کا عذاب دکنا کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ کے لئے پار ہے گا۔ (69) ہاں جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کی برا ایسیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت مشتنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ [الفرقان: 68-70]

تو ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شرک، قتل اور زنا تک کا ذکر کیا ہے، پھر اس کے بعد فرمایا : جو شخص بھی توبہ کرے اور ایمان لا کر عمل صالح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور اس کی تمام تربا ایسیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ :

**[وَلِلَّهِ لَغَظَازُ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ ابْعَدَهُ]**

ترجمہ : یقیناً میں اس شخص کو ضرور بختے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے، اور عمل صالح کرنے لگے اور راہ ہدایت پر گامزن رہے۔ [طہ: 82]

دوم :

اگر کوئی شخص مذکورہ یا دیگر گناہوں میں ملوٹ ہو جائے اور توبہ کر لے تو اس پر یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ پر حد لا گو کرنے کا مطابق کرے، بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اپنے آپ پر پردہ رکھے اور اللہ تعالیٰ سے دل ہی دل میں توبہ کر لے، کثرت سے نیکیاں کرے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : (اللہ تعالیٰ کے منع کردہ ان برے گناہوں سے بچو، اگر کوئی

شخص ان میں ملوث ہو بھی جائے تو اللہ کی طرف سے ڈالا گیا پر وہ قائم رکھے) اس حدیث کو یہقی نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے "سلسلہ صحیح" : (663) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح صحیح بخاری : (4894) میں ہے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : "ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (کیا تم میری اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراو گے، زنا اور چوری نہیں کرو گے...) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت النساء کی آیت تلاوت فرمائی، اور کہا : (جو تم میں سے اپنا وعدہ وفا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور اگر کسی نے ان گنہوں میں سے کسی کا ارتکاب کریا اور پھر اس کو مزادی کی تو یہ مزاء اس کے لیے کفارہ ہو گی۔ اور اگر کسی نے ان گنہوں کا ارتکاب کریا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے عیب پر پردہ ڈالے رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمے ہے، اگرچا ہے تو اسے عذاب سے دوچار کر دے اور چاہے تو بخش دے)"

اسی طرح صحیح مسلم : (2590) میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اللہ تعالیٰ کسی بندے پر دنیا میں پردہ ڈالے رکھے تو لازمی بات ہے کہ روزِ قیامت بھی اس پر پردہ ڈالے رکھے گا)

اسیے ہی مسند احمد : (21891) میں نعیم بن حزال سے مروی ہے کہ : "حزال نے ماعز بن مالک کو مزدوری پر رکھا، حزال کی ایک فاطمہ نامی لوئڈی تھی، جسے طلاق ہو گئی تھی، وہ اپنی بکریاں پڑا رہی تھی اور ماعز نے اس کے ساتھ بد فعلی کر لی اور آکر حزال کو بتلا دیا، حزال نے ماعز کو پچھا دے کر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، ماجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بتلا دو، شاید تمہارے بارے میں قرآن کی وحی ماذل ہو جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں رجم کر دیا جائے، لیکن جب ماعز کو پھر لگے تو بھاگ کھڑے ہوئے، سامنے سے ایک آدمی نے اونٹ کے جبڑے کی بڑی، یا پنڈلی کی بڑی ماعز کو ماری تو لڑکھڑا کر گرپڑے، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (حزال! یہ کیا کیا، اگر تم ماعز کو اپنے کپڑے میں چھپا لیتے تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر تھا۔)" اس حدیث کے بارے میں مسند احمد کے محققین کہتے ہیں کہ یہ صحیح غیرہ ہے۔

اسیے ہی صحیح مسلم : (1695) میں اس کی وضاحت ہے کہ جب ماعز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زما کا اقرار کریا اور کہا کہ مجھے پاک کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا تھا : (تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ واپس چلے جاؤ، استغفار کرو اور توبہ کرو)

امام نووی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"اس میں دلیل ہے کہ کبیرہ گناہ بھی توبہ سے دھل جاتے ہیں، اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔" ختم شد

اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستے ہیں :

"ماعز کے واقعہ سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ماعز نے آکر زما کا اقرار کیا ہے، لہذا جو بھی ماعز جیسے معاملے میں ملوث ہو جائے تو وہ اللہ سے توبہ کر لے اور اپنے جرم کی پردہ پوشی کرے، کسی کو اپنی اس حرکت کے بارے میں بتلا لے۔۔۔ امام شافعیؓ نے یہی بات ٹھوس انداز میں کہی ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو شخص دنیا میں گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ اس پر پردہ فرمادے، تو اسے چاہیے کہ وہ پردہ پوشی رہنے والے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لے۔" ختم شد

"فتح الباری" (12/124)

اسی طرح "مطالب اولیٰ النبی" (6/168) میں ہے کہ :

"اگر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے جس سے حد واجب ہوتی ہے : تو اپنے گناہ پر پردہ ڈالے رکھا مستحب ہے، حکمران یا قاضی کے سامنے جا کر اقرار کرنا واجب یا سنت نہیں ہے؛ کیونکہ حدیث نبوی ہے کہ : (یقیناً اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرنے والا ہے اور اپنے بندوں میں سے پردہ پوشی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔)" ختم شد

اسی طرح دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کستہ ہیں :

"قابل حد جرم کی اطلاع جب کسی شرعی حکمران تک پہنچ جائے اور مکمل دلائل سے جرم بھی ثابت ہو تو حد قائم کرنا واجب ہو جاتا ہے، اب توبہ سے جرم معاف نہیں ہوگا، اس پر سب کا اجماع ہے۔ جیسے کہ غامدیہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توبہ کرنے کے بعد آئی اور کماکہ مجھ پر حد نافذ کریں، تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا تھا: (اس عورت نے ایسی عظیم توبہ کی ہے کہ اگر اب میں توبہ کریں تو سب کی بخشش ہو جائے) لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد لاگو کرنے کا اختیار حکمران کے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔"

لیکن اگر حکمران یا قاضی تک بات نہیں پہنچتی، تو مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جرم پر پردہ ڈالا ہوا ہے اسے باقی رکھے، اور اللہ تعالیٰ سے پچھی توبہ کر لے، بہت امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے۔ "نختم شد  
(فتاویٰ الجمیع الدائمة)" (15/22)

سوم :

مندرجہ بالا تفصیلات سے واضح ہو چکا ہے کہ انسان اپنے گناہ پر پردہ ڈالے رکھے تو یہ اپنے آپ پر حد نافذ کروانے کی کوشش سے زیادہ بہتر ہے، اور اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حد توبہ کے لیے شرط بھی نہیں ہے، نیز حد کے بغیر توبہ صحیح ہوگی، مزید برآں دیگر نیک اعمال حد قائم کیے بغیر بالاولی قبول کیے جاتے ہیں؛ کیونکہ اعمال کی قویت اور حد کا آپ میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ :

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص زنا کر بیٹھتا ہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اپنے گناہ پر اللہ تعالیٰ کا ڈالا ہوا پردہ باقی رکھے، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے فعل کی توبہ مانگ لے، کسی کو بھی اپنے جرم کے بارے میں نہ بتالے۔ نیز اگر کسی کو اطلاع مل بھی جائے تو اس کے لیے پردہ پوشی سے کام لینا مستحب ہے، نیز گناہ کار شخص کو پردہ پوشی کی ترغیب دلاتے، اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا، اگر اس پر حد نافذ نہیں کی جاتی تو اس کا اس گناہ سے توبہ اور دیگر نیکیوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

واللہ اعلم